فکر و نظر............ اسلام آباد　　جلد: ۴۸　　شمارہ: ۳

لُغاتُ الحدیث کی اُردو مُتعلقات کا جائزہ

ڈاکٹر محمد جنید ندوی☆

Abstract

Lexicology is the study of word meanings and origins. It is the branch of linguistics which deals with the use and meanings of words and the relationships between items of vocabulary, lexicon is a dictionary or a reference book that alphabetically lists words, phrases and their meanings, definitions or translations of a language. Similarly, lexicon of Hadith is the entire stock of words belonging to the branch of knowledge which deals with the thorough and in-depth understanding of the proverbial expressions of Prophet Muhammad, peace be upon him.The main purpose of this article is to study the Urdu Lexicons of Hadith and its related works available in the market. The article gives a brief overview of the topic, states the purpose and methodology of this treatise, indicates the need and importance of Hadith Lexicons and discusses the difficulties in producing lexicons. A summary of the contributions and works done on Urdu lexicons of Hadith in Asian sub-continent has been provided along with an analysis to encourage the scholars for more contribution to this important area of knowledge. In this article, one major work done on Urdu Lexicon of Hadith has been identified and attributed. Ten other works have been reviewed and acknowledged as secondary works related to Urdu lexicons of Hadith. Critical comments on previous work, suggestions and recommendations for future work are part of this article.

مقدمہ

اِسلامی تعلیمات کی تفہیم میں قرآن حکیم کے بعد سب سے زیادہ اہمیت رسول اللہ ﷺ کی اَحادیث مبارکہ کو حاصل ہے۔ کتاب اللہ کی توضیح و تشریح کے لیے مفسرین کرامؒ نے اپنی زندگیاں

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، فیکلٹی آف اِسلامک سٹڈیز، انٹرنیشنل اِسلامک یونیورسٹی ، اِسلام آباد

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

صرف کر کے علم تفسیر کا ضخیم علمی ذخیرہ فراہم کر دیا ہے، اِسی طرح محدثین عظامؒ نے نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال کو جانفشانی سے مرتب کر کے ایک عدیم النظیر کارنامہ سرانجام دیا جو ایک معجزے سے کم نہیں ہے۔ قرآن اور حدیث کی خدمت کرنے والے علمائے امت کے پیش نظر دو اہم مقاصد تھے۔ پہلا یہ کہ اِن خدمات کے نتیجے میں اُنہیں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل ہو جائے اور دوسرا یہ کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے آخری رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کا آفاقی پیغام تمام دنیا تک پہنچ جائے جس کی روشنی میں انسانیت دنیوی اور اُخروی فلاح کی شاہراہ پرگامزن ہو سکے۔ اِن دو اہم مقاصد کے حصول کے لیے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے سے آج تک ہزاروں علمائے کرامؒ نے اپنی زندگیاں علوم القرآن و الحدیث کی خدمت میں صَرف کر دیں۔

موضوع کا تعارف اور اہمیت

جمہور محدثین کی اصطلاح میں نبی ﷺ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے۔ قول وفعل کا مطلب تو واضح ہے، تقریر کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ کی موجودگی میں کسی شخص نے کوئی کام کیا یا کچھ کہا اور آپ ﷺ نے اس پر نہ انکار کیا نہ اُسے روکا بلکہ سکوت اختیار فرما کر گویا اس کی توثیق کر دی۔(۱) حدیث کی اِس اِصطلاحی تعریف کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے افعال اور تقاریرِ مبارکہ کو سمجھنا اور اُن سے اُصول اخذ کرنا قدرے آسان ہو جاتا ہے لیکن کلام نبوی ﷺ کی فصاحت و بلاغت اور گیرائی و گہرائی کو سمجھنا خود عربوں سے عربی زبان کے اعلیٰ شعور کا متقاضی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احادیثِ مبارکہ کے الفاظ کو لغوی اور معنوی اعتبار سے سمجھنے کے لیے عربی زبان میں 'لغات الحدیث' مدون کی گئیں۔ لہٰذا اِسلامی نظام حیات کے بعض ثانوی اُصول وضوابط کے اِستنباط میں علمائے اُمت کے موقف میں جو فرق نظر آتا ہے اُس کی وجہ بھی کلام نبوی ﷺ کی فصاحت و بلاغت اور لغوی و معنوی گہرائی اوروسعت ہے، جس کی گنجائش بہر حال کلام نبوی ﷺ میں موجود ہے۔

مقالہ ہٰذا کا مقصد

اِس مختصر مقالے کا پہلا مقصد برصغیر پاک و ہند میں اُردوزبان میں ''لُغات الحدیث'' سے متعلق تصانیف کا مختصر تعارف اور تجزیہ پیش کرنا ہے۔ دوسرا مقصد اِن سوالات کا جواب تلاش کرناہے کہ ماضی کے علماء اور محققین نے اُردو 'لغات الحدیث' پر کام کیوں نہیں کیا؟ اِس کی

ضرورت کیوں پیش نہ آئی؟ اور علامہ وحیدالزمان کی تالیف ''لغات الحدیث'' کی صورت میں جو کام ہوا بھی ہے اُس کے بعد مزید کام نہ ہونے کی کیا وجوہ ہوسکتی ہیں؟ تیسرا مقصد عصر حاضر کے علماء اور ماہرین کی توجہ اُردو زبان میں لُغات الحدیث' پر مزید تحقیقی کام کی جانب مبذول کرانا ہے۔ اِس ضمن میں 'لُغات الحدیث' کے موضوع کی مناسبت سے ہونے والے ثانوی یا متعلقات مثلاً شُروح اور غَریب اَحادیث پر ہونے والے کام کو آگے بڑھانے کے لیے ترغیب اور سفارشات بھی شامل ہیں۔

مقالہ ہٰذا کا منہج

اِس مقالے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے سب سے پہلے موضوع کا تعارف اور اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اِس کے بعد مقالہ ہٰذا کا مقصد اور منہج پیش کیا گیا ہے۔ پھر لُغاتُ الحدیث کی ضرورت اور اہمیت کو اُجاگر کیا ہے۔ پھر لُغت نویسی کی مشکلات پر بحث ہے۔ پھر برصغیر میں ''علوم الحدیث'' کی خدمت اور اعتراف کو پیش کیا گیا ہے۔ پھر برصغیر میں اُردو ''لغات الحدیث'' پر ہونے والے کام کا تفصیلی تعارف اور جائزہ لیا گیا ہے۔ اُردو ''لغات الحدیث'' پر مزید کام کیوں نہیں ہوا؟ اور کیا اُردو ''لغات الحدیث'' پر مزید کام کی ضرورت ہے؟ جیسے سوالوں کا جواب تلاش کیا گیا ہے۔ آخر میں کتاب ''لغات الحدیث'' اور ثانوی حیثیت یا متعلقات کی دس عدد تصانیف کا تفصیلی تعارف اور تجزیہ کیا گیا ہے۔ خلاصۂ تحقیق اور سفارشات پر مقالے کا اِختتام کیا گیا ہے۔

لُغاتُ الحدیث کی ضرورت اور اہمیت

تہذیب اور زبان دانی میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جیسے جیسے تہذیب میں تغیر آتا جاتا ہے، زبان میں بھی خود بخود تبدیلی ہوتی جاتی ہے۔ قدیم الفاظ اور اَسالیب مرتے جاتے ہیں اور جدید الفاظ اور اَسالیب اُن کی جگہ لیتے جاتے ہیں۔ لیکن تہذیب ہو یا زبان، وقت کے ساتھ ساتھ جو تبدیلیاں اُن میں ہوتی ہیں، وہ مظاہر تک محدود رہتی ہیں، اُصول تک نہیں پہنچتیں اور جب اُصول تک پہنچ جاتی ہیں تو پھر نہ تہذیب وہ تہذیب رہتی ہے، نہ زبان وہ زبان۔(۲) چونکہ اِسلامی تہذیب و تمدن کے بنیادی مآخذ قرآن مجید اور اَحادیث نبوی ﷺ کی زبان عربی ہے لہذا اسلامی تہذیب و تمدن کے تحفظ اور بقا کے لیے لُغات القرآن اور لُغات الحدیث ایک مؤثر کردار ادا کرتی ہیں۔ علماء اور محدثین کرامؒ نے اِسی ضرورت کے پیش نظر 'لغات القرآن' کی ضخیم اور بعض نے مختصر کتب مدون کیں اور 'لغات الحدیث' کی مشکلات کو دور کرنے کے لیے تراجم، شروح اور

کتب کی طرف توجہ دی۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انسانی زبانوں کے تلفظ، ادائیگی، مفہوم اور نئے الفاظ کے اِضافے سے قدیم اور جدید زبان میں فرق پیدا ہو رہا ہے۔ قدیم الفاظ متروک ہو رہے ہیں اور نئے مستعمل ہیں۔ موجودہ زمانے کے عرب معاشروں کی مثال ہمارے سامنے ہے جہاں اب فرانسیسی، انگریزی، اطالوی، انڈونیشی، ہندی، اور دیگر زبانوں کے کئی الفاظ اب عرب عوام کی روز مرہ کی زندگی کے معمولات، مطالعے اور بول چال میں راہ پا چکے ہیں۔ علمی، ادبی، فنی، سائنسی، سیاسی الفاظ و اصطلاحات رواج پا گئی ہیں(۳)۔ اِس صورت حال میں رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کی حفاظت اور سمجھ کے لیے 'لغات الحدیث' پر کتب کی ضرورت اور اہمیت مزید بڑھتی رہے گی۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ عامتہ الناس کو اپنی عملی ضروریات پورا کرنے کے لیے اور عربی زبان کی متوسط اِستعداد کے حامل افراد کو اپنی علمی ضروریات کی تسکین کے لیے متن حدیث اور اُس کی لُغوی اور معنوی تشریح کی اَشد ضرورت ہوتی ہے کیونکہ وہ زبان کی علمی اور فنی باریکیوں سے اچھی طرح واقف نہیں ہوتے۔

لُغت نویسی کی مشکلات

لُغت نویسی ایک مشکل اور کٹھن کام ہے۔ لغت نویس کے کام کا سب سے دشوار پہلو یہ ہے کہ اُسے خیالات اور معنی جیسی غیر مرئی چیزوں کی لفظی تصویریں پیش کرنا ہوتا ہے۔ عام طور پر الفاظ کے معنی مترادفات سے بیان کر دیے جاتے ہیں۔ یہ دراصل معنی نہیں بلکہ وہ آلات ہیں جن کے ذریعے معانی تک ذہن کی رسائی کرائی جاتی ہے، پھر الفاظ کے مختلف معنی میں اِتنا خفی و دقیق فرق ہوتا ہے کہ تحریر ان کا اِحاطہ نہیں کرسکتی۔(۴) چونکہ لغت نویسی ہر زبان کی ضرورت ہے لہذا لغت نویسی کی اِن مشکلات کا سامنا ہر زبان کو کرنا پڑتا ہے، بالخصوص جب اُس زبان کی لغت نویسی کا مقصد معاشرے کی روحانی، سماجی، معاشی اور اجتماعی اقدار اور اُصول کو متعین کرنا ہو۔ برصغیر پاک و ہند کے معروف مفسر قرآن مولانا مفتی محمد شفیعؒ عربی لغت نویسی کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ ''عربی زبان کی لغت نویسی اپنی وسعت اور گہرائی کے حوالے سے بذات خود ایک مشکل کام ہے۔ یہ کام اُس وقت اور بھی مشکل اور نازک حیثیت اختیار کر جاتا ہے جب مقصود رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کے الفاظ کی لغت تیار کرنا ہو۔ اِمام شافعیؒ جو بے مثال عالم اور فقیہ ہونے کے علاوہ زبردست اَدیب اور لُغوی تھے اِس ضمن میں فرماتے ہیں کہ ''عربی وسیع

ترین زبان ہے اور اِس کی تمام لغات کا اِحاطہ نبیﷺ کے سوا کسی عام آدمی کے بس کا کام نہیں ہے''۔(۵)

برصغیر میں 'علوم الحدیث' کی خدمت اور اعتراف

برصغیر پاک و ہند میں علمائے کرام نے علوم الحدیث کی جو خدمت سرانجام دی ہے وہ عالم آشکارا ہے۔ اِس خدمت کا اعتراف اور تحسین خود عرب علماء نے کی ہے۔ چندمعروف اہل علم کے تأثرات ملاحظہ کیجیے۔ علاّمہ رشید رضا مصری فرماتے ہیں: ''اگر اس زمانے (بیسویں صدی) میں ہمارے ہندی بھائی علم حدیث کی طرف توجہ نہ کرتے تو یہ علم مشرقی ممالک میں زوال سے دو چار ہو جاتا''۔ ماضی قریب کے نامور محدّث علاّمہ ناصر الدین البانی نے مولانا عبدالوہاب خلجی کو ایک انٹریو دیتے ہوئے فرمایا ''میرا (علمی) وجود علمائے اہل حدیث ہند کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے''۔ معروف مصری محقّق علامہ عبدالعزیز الخولی نے اپنی کتاب ''مفتاح السنۃ'' میں ہندوستان کے علماء کی خدمات حدیث کا برملا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا ''ملت اسلامیہ کی کثرت اور مختلف وطنیت ہونے کے باوجود ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جس نے ہندوستانی مسلمانوں کی طرح حدیث سے تعلق کے تقاضے کو پورا کیا ہو''۔(٦)

برصغیر پاک و ہند میں احادیث مبارکہ کی خدمت کا کام تین جہتوں میں ہوا ہے۔ پہلا کام صحا ح ستہ کی شروح اور تراجم کی صورت میں ہوا۔ اِس کے نتیجے میں عربی اور اردو میں نہایت وقیع اور مستند کتابیں وجود میں آئیں جنہوں نے احادیث مبارکہ کی تعلیم و تفہیم اور خصوصاً ''لغات الحدیث'' کی ضرورت کو بڑی حد تک پورا کر دیا۔ دوسرا کام تدوین، حجیت اور حفاظت حدیث کے حوالے سے ہوا جس کا مقصد اِس خطے میں ''اِنکار حدیث'' کے فتنے کا سدِّ باب کرنا تھا۔ تیسرا کام اُصول حدیث کے حوالے سے ہوا۔(۷)

برصغیر میں اُردو 'لغات الحدیث' پر ہونے والا کام

ہماری تحقیق کی حد تک اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' پر ہو نے والا پہلا اور آخری، جامع اور مبسوط کام علامہ وحیدالزمان، متوفی ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء نے کیا ہے(۸)۔ ''انوار اللغۃ ملقب بہ وحید اللغات'' کے نام سے مرتب کی جانے والی اِس لغت کی ابتدائی پانچ جلدوں کومطبع احمدی، لاہور نے ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں شائع کیا(۹)۔ پھر علامہ وحید الزمان نے اِس لغت پر نظر ثانی کے دوران اضافے کیے اور ''اسرار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات'' کے نام سے ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء میں بنگلور

سے شائع کیا(۱۰)۔ موجودہ ناشر نے اِس کتاب کو ''لغات الحدیث'' کے مختصر نام سے شائع کیا ہے اور کتاب کے وہ مقامات جہاں موضوع تشنہ رہ گیا تھا یا سہواً بعض الفاظ کے معنی و تشریحات نہ ہو سکی تھیں اُن کی ممکنہ تکمیل کرنے کی کوشش کی ہے(۱۱)۔ مولانا عبدالحلیم چشتی کی تحقیق کے مطابق یہ لغت پانچ سال میں مکمل ہوئی(۱۲)۔ اِس لغت اور مؤلف کا تفصیلی تعارف ہم آئندہ سطور میں پیش کریں گے۔

اُردو ''لغات الحدیث'' پر مزید کام کیوں نہیں ہوا؟

۱۹۰۷ء میں نامکمل شکل میں اور ۱۹۱۶ء میں مکمل ہو کر شائع ہونے والی علامہ وحیدالزمان کی کتاب ''لغات الحدیث'' سے پہلے اور بعد میں بھی برصغیر کے علماء اور محققین کی جانب سے اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' کے موضوع پر کام نہیں کیا گیا۔ اِس کی سمجھ میں آنے والی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ماضی کے علماء، اساتذہ اور محققین کو عربی زبان پر عبور حاصل تھا۔ لہذا عربی زبان میں موجود عربی شروح اور ''لغات الحدیث'' اُن کی علمی، تدیسی اور تحقیقی ضرورتوں کو پورا کر رہی تھیں۔ دوسری وجہ یہ رہی کہ اُردو زبان میں کتب احادیث کے تراجم اور شروح کی صورت میں مفصل اور مستند کتابیں وجود میں آ گئیں تھیں۔ اِنہوں نے علماء، اساتذہ، محققین اور طلباء کو احادیث مبارکہ کی تعلیم و تفہیم میں خصوصاً اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' کی ضرورت سے مستغنی کر دیا تھا۔ اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' کے موضوع پر مزیدکام نہ ہونے کی تیسری وجہ یہ بھی رہی ہو گی کہ لغت نویسی ایسامشکل اور کٹھن کام ہے جس کے لیے عربی اور اُردو زبان پر قدرت و مہارت، تحقیقی ذہانت، وقت اور مالی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ اُردو زبان میں علامہ وحیدالزمان کی کتاب ''لغات الحدیث'' کی تالیف کا اصل مقصد اہل سنت اور امامیہ کی احادیث جمع کرنا تھا تاکہ و ہ حدیث شریف کے تمام طلبہ کو شرح کا کام دے سکے اور جس لفظ کے معنی میں اُن کو اشکال پیدا ہو وہ اِس کتاب میں دیکھ کر اپنا اشکال رفع کرلیں(۱۳)۔ حالانکہ وہ اُردو زبان میں کتب احادیث کی شروح اور تراجم کی صورت میں ہونے والے مستند کام سے بخوبی واقف تھے۔ اگر علامہ کے پیش نظر مذکورہ بالا مقصد نہ ہوتا تو شائد اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' پر کوئی بھی کام نہ ہوا ہوتا۔

کیا اُردو ''لغات الحدیث'' پر مزید کام کی ضرورت ہے؟

برصغیر پاک و ہند کے دینی مدارس کے نصاب میں عموماً حسن بن محمد رضی الدین الصاغانی کی

کتاب ''مشارق الانوار'' اور ابوعبداللہ ولی الدین خطیب تبریزی کی کتاب ''مشکوٰۃ المصابیح'' پڑھائی جاتی ہیں جن کی متعدد اُردو شروح اور حواشی لکھی گئی ہیں۔ دینی مدارس میں احادیث مبارکہ کتابی طریقۂ تدریس کے تحت پڑھائی جاتی ہیں۔ دوران تدریس صَرف ونَحو پر زور دیا جاتا ہے۔ عربی عبارت کا اُردو ترجمہ یا کسی مقامی زبان میں ترجمہ کر کے مطلب واضح کر دیا جاتا ہے۔ تحریری کام نحوی ترکیب پر کرایا جاتا ہے۔ اِنشائیہ سوالات و جوابات لکھوائے جاتے ہیں۔ حدیث کی اسناد اور موقع محل سمجھایا جاتا ہے۔ اِس کے علاوہ حدیث سے وابستہ فقہی مسائل اور اُصول بھی سمجھائے جاتے ہیں۔ اِس طریقۂ تدریس کے نتیجے میں تیار ہونے والے ائمہ کرام میں متعدد خوبیوں کے ساتھ ساتھ یہ خامی پیدا ہوگئی ہے کہ ماضی کے علماء، اساتذہ اور محققین کو عربی زبان پر جو عبور حاصل تھا وہ اِن ائمہ کو نہیں رہا۔ نتیجتاً وہ عربی لغات الحدیث سے کماحقہ استفادہ نہیں کر سکتے(۱۴)۔ غالباً اِس کمزوری کی ایک وجہ اُمت مسلمہ کی دگرگوں روحانی، سماجی، معاشی اور سیاسی حالت اور طلب علم کے شوق، اِخلاص اور دلچسپی میں کمی ہے۔ لہذا یہ صورت حال اُردو 'لغات الحدیث' پر مزید کام کرنے کا تقاضا کرتی ہے۔

اُردو زبان میں 'لغات الحدیث' پر مزید کام کرنے کی ضرورت اِس لیے ہے کیوں کہ اِس موضوع پر ''لغات الحدیث'' کے نام سے جامع اور مبسوط کام صرف علامہ وحیدالزمان نے کیا ہے۔ لیکن اِس لغت کی اشاعت جدید میں بھی اصلاح کے باوجود ایسی غیرمتعلق باتیں موجود ہیں جن کا لغت سے بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی تعلق نہیں ہے اور ضخامت و حجم بھی زیادہ ہے۔ اِس کتاب کو بہتر بنانے کے لیے مذکورہ بالا حوالوں سے کام کی ضرورت ہے جو اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' پر مزید کام کرنے کی ضرورت کو ثابت کرتی ہے۔ اِس کتاب کا تفصیلی جائزہ ہم آئندہ سطور میں پیش کریں گے۔

علاوہ ازیں، ہماری نظر میں درج ذیل کتب احادیث پر اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' کی مناسبت سے ثانوی حیثیت کا کام ہوا ہے:۔

(۱)کتاب: اَربعین نووی۔ (۲)کتاب: اِرشاد الطالبین۔ شرح اُردو زاد الطالبین۔ (۳)کتاب: اَنوارِغوثیہ، شرح الشمائل النبویہ۔ (۴)کتاب: بشیر القاری، شرح البخاری۔ (۵)کتاب: بندۂ مومن۔ (٦)کتاب: تدبر حدیث، شرح مؤطا امام مالکؒ۔ (۷)کتاب: ریاض الصالحین۔ (۸)کتاب: فیوض الباری (۹)کتاب: مظاہر حق، شرح مشکوٰۃ المصابیح۔ (۱۰)کتاب: منہاج البخاری۔

تلاش کرنے سے مزید کتب بھی سامنے آ سکتی ہیں۔ مذکورہ کتب احادیث میں عربی متن، اردو ترجمہ و تشریح، حل لغات اور الفاظِ حدیث پر لغوی اور معنوی بحث بھی کی گئی ہے۔ لہذا اِن کتب کے علاوہ دیگر کتب کی مدد سے ''لغات الحدیث'' پر نیا کام کیا جا سکتا ہے۔ اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' کے موضوع کی مناسبت سے کیے جانے والے ثانوی حیثیت کے کام کا تفصیلی تعارف ہم آئندہ سطور میں کریں گے۔

غریب الحدیث

تمام اہل علم جانتے ہیں کہ ''غریب الحدیث'' کا علم اُن اَحادیث رسولﷺ سے بحث کرتا ہے جن کے معنی و مفہوم بہت سے لوگوں پر عربی زبان کے بگڑ جانے کی وجہ سے واضح نہیں ہوتے۔ علوم الحدیث کے ماہرین ''غریب الحدیث'' کے علم کو ''لُغات الحدیث'' کے دائرے میں شامل نہیں کرتے۔ لیکن ہمارے نزدیک، جوہری اِعتبار سے یہ علم بھی ''لغات الحدیث'' کے عنوان سے متعلق ہے کیوں کہ اس علم میں الفاظ کے صحیح معنی اور مفہوم سے بحث کی جاتی ہے۔ لہذا اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' پر مزید کام کرنے کے دوران ''غریب الحدیث'' پر کیے جانے والے کاموں سے بھی فائدہ اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ اِس موقع پر مناسب ہو گا کہ عربی زبان میں غریب الحدیث پر ہونے والے کام کا مختصر تعارف بھی پیش کر دیا جائے۔

عربی زبان میں اس علم پر سب سے پہلے ابوعبیدہ معمّر بن المثنیؒ بصریؒ (متوفی۲۱۰ھ/۸۲۵ء) نے ایک مختصر تصنیف کی۔ پھر ابو الحسن نضر بن شُمَیل مازنیؒ (متوفی۲۰۴ھ/۸۱۹ء) نے اِس سے بڑی کتاب لکھی۔ بعد ازاں ابو عبید قاسم بن سلاّمؒ (متوفی۲۲۳ھ/۸۳۸ء) نے ایک ایسی کتاب لکھی جس کی تصنیف میں پوری عمر کھپا دی۔ علاوہ ازیں ابن قتیبہؒ (متوفی۲۷۶ھ/۸۸۹ء) اور پھر زمخشری (متوفی ۵۳۸ھ/۱۱۴۳ء) نے اپنی کتاب الفائق فی غریب الحدیث مرتب کی۔ اس کے بعد مجدُالدّین ابی سعادات المبارک بن محمد ابن رشید الجزری المعروف ابن الاثیرؒ (متوفی ۶۰۶ھ/۱۲۰۹ء) نے النھایۃ فی غریب الحدیث والاثر تحریر کی۔ الاُرمویؒ نے نہایہ کا ایک ضمیمہ لکھا۔ امام سیوطیؒ (متوفی۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء) نے اپنی کتاب الدّرالنثیر تلخیص نھایۃ ابن الاثیر میں نہایہ کا خلاصہ تحریر کیا۔(۱۵)

اُردو کتاب ''لغات الحدیث'' کے مصنف علاّمہ وحید الزمانؒ کا تعارف

برصغیر پاک و ہند کے علمائے حدیث میں علامہ وحید الزمانؒ کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا کیوں کہ اُنھوں نے کئی جہتوں سے علم حدیث کی خدمت کی ہے۔ علامہ کی ولادت ۱۲۶۶ھ/۱۸۵۰ء میں بمقام کانپور ہوئی اور وفات شعبان ۱۳۳۸ھ/مئی ۱۹۲۰ء میں بمقام وقار آباد ہوئی(۱۶)۔ علوم مروجہ کی تعلیم و تربیت اپنے دور کے ممتاز علماء اور اساتذہ سے حاصل کی(۱۷)۔ خاندانی طور پر حنفی المسلک تھے اِس لیے اوائل عمر میں حنفی مسلک سے بڑا شغف تھا۔ اِسی بنا پر فقہ حنفی کی مشہور کتاب ''شرح الوقایہ'' کا ترجمہ اور نہایت مبسوط شرح لکھی۔ اصول فقہ کی مشہور کتاب ''نورالانوار'' کی حدیثوں کی تخریج پر ایک رسالہ لکھا۔ علامہ تفتازانی کی ''شرح العقائد النسفیہ'' کی احادیث کی تخریج کی۔ مگر بعد کے دور میں اپنے برادرِ بزرگ مولانا بدیع الزمان کی صحبت اور حدیث کی کتابوں کے ترجمہ کے بعد غیر مقلد ہوگئے تھے۔ لیکن بعض مسائل میں جمہور اہل حدیث سے اختلاف بھی رکھتے تھے(۱۸)۔ اُن کے بعض تفردات سے شیعی عقائد کے ساتھ ہم آہنگی بھی ظاہر ہوتی تھی۔ اِسی وجہ سے اکابر علمائے اہل حدیث نے اُن سے پُر زور بے زاری کا اظہار کیا(۱۹)۔ علامہ وحید الزمان کی علمی خدمات کا اندازہ اُن کی تصنیفات اور تالیفات سے بخوبی کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے عربی اور اردو زبان میں ۲۶ کتابیں تالیف کیں(۲۰)۔ علامہ وحید الزمانؒ کی ایک بے مثال علمی خدمت اردو زبان میں حدیث کی نہایت جامع اور مبسوط لغت کی تالیف ہے۔ سطورِ ذیل میں اِس عظیم علمی کتاب ''لغات الحدیث'' کا تعارف اور جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

کتاب ''لغات الحدیث'' کا تعارف

ہماری معلومات کی حد تک اُردو زبان میں لغات الحدیث پر کیا جانے والا منفرد، جامع اور مبسوط کام علامہ وحیدالزماں کی تالیف ''**اسرار اللغة مع انوار اللغة الملقب به وحید اللغات**'' ہے۔ یہ کتاب اس وقت ''لغات الحدیث'' کے مختصر نام سے منظر عام پر ہے۔ اِس کتاب کی ابتدائی پانچ جلدیں مطبع احمدی، لاہور نے ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں ''**انوار اللغة ملقب به وحید اللغات**'' کے نام سے شائع کیں(۲۱)۔ پھر علامہ وحید الزمان صاحب نے نظرثانی کے دوران اس میں اضافے کیے اور ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء میں بنگلور سے ''**اسرار اللغة الملقب به وحید اللغات**'' کے نام سے اِسے شائع کیا(۲۲)۔ موجودہ ناشر نے اِس کتاب کو ''لغات الحدیث'' کے مختصر نام سے شائع کیا ہے اور کتاب کے وہ مقامات جہاں موضوع تشنہ رہ گیا تھا یا سہواً بعض الفاظ کے

معنی و تشریحات نہ ہوسکی تھیں اُن کی ممکنہ تکمیل کرنے کی کوشش کی ہے(۲۳)۔ مولانا عبدالحلیم چشتی کی تحقیق کے مطابق یہ لغت پانچ سال میں مکمل ہوئی۔(۲۴)

کتاب ''لغات الحدیث'' کا سببِ تالیف

علامہ وحیدالزمان کتاب ''لغات الحدیث'' کی تالیف کا سبب اور مقصد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''اب شروع ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء سے باوجود اس کے کہ میں کمال نقاہت اور ضعف پیری اور امراض مختلفہ میں گرفتار تھا لیکن اس پر بھی اوقات کو خالی گزارنا مشکل معلوم ہوا اور بالہام غیبی یہ حکم ہوا کہ ایک کتاب لغات حدیث بزبان اردو مرتب کر اور اِس میں جہاں تک ہو سکے فریقین یعنی اہل سنت اور امامیہ کی حدیثیں جمع کر تاکہ حدیث شریف کے تمام طالبین کو شرح کا کام دے اور جس لفظ کے معنی میں اُن کو اشکال پیدا ہو وہ اِس کتاب میں دیکھ کر اپنا اشکال رفع کریں''(۲۵)۔ علّامہ وحیدالزمان کے اِس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے دونوں گروہوں کا احترام کرتے تھے اور اتحاد بین المسلمین کے خواہاں تھے۔ ہمارے اِس موقف کو علامہ کی ایک اور کتاب ''**ھدیة المھدی من الفقه المحمدی**'' سے مزید تقویت ملتی ہے جس میں علامہ نے اہل حدیث حضرات کے بنائے ہوئے شرک و بدعت کے وسیع دائرے پر تنقید کی ہے اور انہیں غلو اور تشدد سے بچنے اور اعتدال کی راہ اختیار کرنے کی تلقین کی ہے(۲۶)۔ یہاں اس امر کی تذکیر بھی ضروری ہے کہ علامہ وحیدالزمان مسلکاً غیر مقلّد تھے لیکن بعض امور میں جمہور اہل حدیث سے اِختلاف بھی رکھتے تھے۔(۲۷)

کتاب ''لغات الحدیث'' کے مصادر

کتاب ''لغات الحدیث'' کی تالیف میں مفصلہ ذیل عربی کتب لغت سے مدد لی گئی ہے۔(۲۸)

(۱) النھایة فی غریب الحدیث والاثر: ابن الاثیرالجزری. (۲) مجمع البحارالأنوار فی غرائب التنزیل ولطائف الاخبار: محمد طاھر پٹنی(۳) قاموس المحیط. (۴) صحاح للجوھری. (۵) محیط المحیط. (۶) المنتھی الارب. (۷) مجمع البحرین: ابن الساعاتی بغدادی. (۸) الدُرالنثیرفی تلخیص النھایة. (۹) الغریبین. (۱۰) الفائق :زمخشری (۱۱) المغرب. (۱۲) شرح النھج العجیب. (۱۳) لسان العرب.

کتاب ''لغات الحدیث'' کا منہج تدوین

اِس لغت میں علامہ وحید لزماں نے اہل لغت کے مروجہ طریقے کے مطابق مادوں کو حروف تہجی پر ترتیب دیا ہے۔ منہج تدوین بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اِس کتاب میں ہر لغت کو شروع سطر سے لکھا گیا ہے اور اس پر اعراب بھی دے دیے گئے ہیں تاکہ کم استعداد لوگوں کو مزید آسانی ہو اور ابواب کی تنقیح اس لیے نہیں کی گئی کہ یہ لُغت عربی دانوں کے لیے نہیں ہے۔ ترتیب لغات اس طرح رکھی گئی ہے کہ حرفِ اول کو باب اور حرف ثانی کو فصل مقرر کیا گیا ہے''(۲۹)۔ اِس لغت میں مؤلف نے ایک لفظ کے جتنے معنی ائمہ لغت نے دیے ہیں ان سب کو نقل کیا ہے۔ حدیث میں جہاں وہ لفظ آیا ہے پورے فقرے کو نقل کیا ہے اور اُس کا ترجمہ اور تشریح بھی کی ہے۔ الفاظ کی صَرفی تعلیل بھی کی گئی ہے۔ بعض مقامات پر حدیث کی تاویل اور توجیہ بھی ملتی ہے۔ اختلافی مسائل میں ائمہ اربعہ کے مذاہب کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اہلِ لغت کی فروگذاشت اور تسامح کا بیان اور اُن پر نقد بھی کی گئی ہے، جس کی مثال کتاب کے مقدمے میں بھی ملتی ہے۔ اِس منہج کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:۔

بدأ: یہاں طلاق کے موضوع پر فقہی بحث کی گئی ہے۔ (جلد۱، کتاب ''ب'' ص۲۵)

بدع: یہاں بدعت کے موضوع پر فقہی بحث کی گئی ہے۔ (جلد۱، کتاب ''ب'' ص۲۹)

خبث: اِس لفظ کی تاویل میں حلال و حرام کی بحث ملتی ہے۔ (جلد۱، کتاب ''خ'' ص۵)

هلمّہ: اِس لفظ کی صَرفی اور نَحوی تحلیل کی گئی ہے۔ (جلد۴، کتاب ''ہ'' ص۳۹)

زیر بحث کتاب میں علامہ نے لغت کے عام الفاظ ''محیط المحیط'' سے نقل کیے ہیں۔ حدیث کی لغوی تشریح مجمع البحار الأنوار مؤلفہ علامہ محمد بن طاہر پٹنی (متوفی۹۸۶ھ/۱۵۷۸ء) سے لی ہے۔ الدرالنثیر میں کی گئی النھایۃ ابن الاثیر کی تلخیص بلاکم و کاست اس لغت میں سمو دی ہے۔ الفائق زمخشری کا بیشتر حصہ اردو میں منتقل کر دیا ہے۔ ائمہ لغت نے چونکہ احادیث امامیہ کی لغات کے نقل کرنے کا التزام نہیں کیا ہے اس لیے اہل امامیہ کی احادیث کی لغات کو ان ہی کی کتابوں خصوصاً مجمع البحرین ومطلع النیرین مؤلفہ فخرالدین الطُویحی النجفی (متوفی ۱۰۸۵ھ/۱۶۷۳ء) سے لیا ہے۔(۳۰)

کتاب ''لغات الحدیث'' کی خصوصیات

کسی بھی لغت کو مرتب کرنا بہت سخت اور کٹھن کام ہے۔ خصوصاً حدیث کی لغت تیار کرنے کے لیے ایک مصنف کو کیسی مشقت کرنا پڑی ہوگی اس کا اندازہ اس کتاب کو دیکھ کر بخوبی ہو جاتا ہے۔ ذیل میں کتاب ''لغات الحدیث'' کی چند خصوصیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

علامہ وحیدالزمان نے اِس موضوع پر جامع اور مکمل کتاب اس ضرورت کو پیش نظر رکھ کر لکھی ہے کہ احادیث کے معانی اور مطالب کے سمجھنے اور حل کرنے میں ہر حیثیت سے مدد دے سکے۔ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ اِس قسم کی علمی اور تحقیقی تصنیف سے اُردو زبان کا دامن یکسر خالی ہے۔ یہ کتاب اِسی مقصد کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہے۔ اُردو میں اپنی نوعیت اور اپنے انداز کی یہ پہلی کتاب ہے جس کا اندازہ قارئین کتاب کے ہر صفحے سے کر سکیں گے۔ یہ لُغت حالانکہ متوسط افراد کے لیے لکھی گئی ہے لیکن اِعراب لگ جانے کی باعث مبتدی اور منتہی دونوں کے لیے مفید ہے۔ لُغت کا ترجمہ عالمانہ اور بامحاورہ اُردو میں کیا گیا ہے جس سے عربی لفظ کا اُردو مترادف نہایت آسانی سے مل جاتا ہے جو ترجمہ کرنے والوں کو سہولت فراہم کرتا ہے۔ الفاظ کی صَرفی تعلیلات اور حدیث کی شرح نے کتاب کے معیار کو مزید بڑھا دیا ہے۔ کتاب ''لغات الحدیث'' میں حدیث کے لفظ کو سمجھانے کے لیے مؤلف نے قدیم و جدید الفاظ، محاورات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ الفاظ حدیث کو سمجھانے کے لیے مؤلف کتاب نے احادیث، تاریخی واقعات، ذاتی تجربات و مشاہدات سے کام لیا ہے۔ اس انداز کو اختیار کرنے کے نتیجے میں بلاد عرب اور ہندوستان کے بعض سماجی و معاشرتی، تاریخی و تمدنی اور معاشی و سیاسی واقعات اور مقامات کی تاریخ بھی محفوظ ہو گئی ہے۔ ذیل میں اِن خصوصیات کے چند نمونے پیش کیے جاتے ہیں:۔

اُبلیٰ: مدینہ کے پاس ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (جلد ا، کتاب ''الف'' ص۸)

اَبوآء: مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک پہاڑ کا نام۔ (جلد ا، کتاب ''الف'' ص۹)

اَبیَن: ایک گاؤں کا نام۔ (جلد ا، کتاب ''الف'' ص۸)

بابل: سرزمینِ عراق اور اُس کے شہروں کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ (جلد ا، کتاب ''ب'' ص۶)

بَخرٌ: سود کے حوالے سے سماجی اور معاشی مسائل پر گفتگو کی ہے۔ (جلد ا، کتاب ''ب'' ص۲۱)

زَربٌ: حیدر آباد دکن کے شاہی اور سماجی نظام کے منظرنامہ پر تبصرہ۔ (جلد ۲، کتاب ''ز'' ص ۱۳)

کاظمَین: بغداد اور کربلا کے درمیان ایک بستی۔ (جلد ۴، کتاب ''ک'' ص۶۱)

خَترٌ: برِصغیر ۱۸۵۷ء کے تاریخی واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ (جلد ا، کتاب ''خ'' ص۱۲)

نزول: حجاج بن یوسف اور عبداللہ بن زبیر کی جنگ کا واقعہ بیان کیا ہے۔ (جلد ۴، کتاب ''ن'' ص۵۱)

یہ لغت نہ صرف عام اُردو داں طبقے کے لیے مفید ہے بلکہ اپنی جامعیت کی وجہ سے اہل علم کے لیے بھی متعدد لغات سے استغناء کا باعث بن گئی ہے۔ اس لحاظ سے علامہ وحیدالزمان کا یہ اُردو زبان میں منفرد عظیم الشان کارنامہ ہے۔

کتاب ''لغات الحدیث'' کے تسامحات

اِس لغت میں ایسی غیر متعلق باتیں بھی آگئی ہیں جن کا لغت سے بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی تعلق نہیں ہے۔ حالیہ اِشاعت میں اِن غیر ضروری باتوں کو حذف کر دیا گیا ہے جس سے کتاب کی اِفادیت میں تو کوئی کمی نہیں آئی البتہ ضخامت اور حجم کتاب میں کمی واقع ہوگئی ہے جو طباعتی نقطہ نظر سے بہت مفید ہے۔ لیکن ہماری نظر میں اب بھی لغت کی اِس کتاب میں خاصی چیزیں غیر متعلق ہیں۔ اگر ان کو بھی حذف کر دیا جائے تو کتاب کی اِفادیت کو نقصان پہنچے بغیر ضخامت میں مزید کمی واقع ہوسکتی ہے۔ ذیل میں اِس سقم کے چند نمونے پیش کیے جاتے ہیں:۔

ثلثٌ: مولانا بشیر الدین قنوجی جو میرے شیخ تھے حافظ سے یہ کہہ دیتے تھے کہ ختم کے وقت قل ھو اللہ احد کو بھی ایک ہی بار پڑھو اور تین بار پڑھنے کو بدعت کہتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کیوں کہ...... (جلد ا، کتاب ''ت و ث'' ص ۴۵)

جِنٌ: یہاں جنوں کے حوالے سے طویل بحث کی ہے۔ مثلاً ناقل ہیں...... میرے بھائی نے ایک مسلمان جن سے ایک حدیث سنی تھی جس نے وہ حدیث آنحضرت ﷺ سے سنی تھی......

ہمارے شیخ حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم محدث لکھنوی بیان کرتے تھے کہ اُن کے پاس ایک جن حدیث پڑھنے کو آیا کرتے تھے...... (جلد ۱، کتاب ''ج'' ص ۱۱۴)

خترؒ: یہاں برِصغیر کے سیاسی واقعات بیان کرتے ہیں۔ نانا راؤ، تانتیا توپی اور نواب سراج الدولہ حاکم بنگالہ کے زمانے میں ہونے والی عہد شکنی اور دشمن کے غلبہ کے واقعات کو بیان کیا ہے۔ (جلد ۱، کتاب ''خ'' ص ۱۲)

ذَرعؒ: مترجم کہتا ہے، میں تو ہمیشہ دست یا گردن ہی کا گوشت کھاتا ہوں اور ران کا گوشت مجھ کو بالکل پسند نہیں ہے...... بعض لوگ ران کا گوشت پسند کرتے ہیں۔ اللہ نے مختلف طبائع کے لوگ بنائے ہیں۔ (جلد ۲، کتاب ''ذ'' ص ۱۳)

جِلؒ: یہاں اپنے خاندان کا ایک ورد عام مسلمانوں کے لیے بیان کیا ہے۔ (جلد۱، کتاب ''ج'' ص ۸۰)

صنعؒ: اس مقام پر لوگوں کے ساتھ اپنے حسنِ سلوک کے صلے میں بدسلوکی اور مالی نقصانات کا ذکر کیا ہے۔ (جلد ۲، کتاب ''ص'' ص ۱۰۳)

عَرفؒ: یہاں پر ابوذر غفاریؓ، امام جعفر صادقؒ، معروف کرخیؒ کے اقوال، واقعات اور دینی مسائل بیان کیے ہیں۔ (جلد ۳، کتاب ''ع'' ص ۷۸۔۸۴)

اِن کمزوریوں کے باوجود بھی علامہ وحیدالزمان کی کتاب ''لغات الحدیث'' موجودہ زمانے میں بہت اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اِس زمانے کے علماء، اساتذہ، طلباء اور محققین کو عربی زبان پر وہ قدرت و عبور حاصل نہیں ہے جو سلف کو تھی۔ لہٰذا وہ عربی زبان میں موجود ''لغات الحدیث'' سے کماحقہ اپنی علمی، تدریسی اور تحقیقی ضرورتوں کو پورا نہیں کر پاتے ہیں۔ علامہ وحیدالزمان کی کتاب ''لغات الحدیث'' نے یہ ضرورت پوری کر دی ہے۔

اُردو ''لغات الحدیث'' کی متعلقات

برصغیر پاک و ہند میں علمائے کرام نے ''علوم الحدیث'' کے میدان میں جو خدمت سرانجام دی ہے اُس میں صحاح ستہ کی عربی اردو شروح اور تراجم کو بہت اہم کام شمار کیا جاتا ہے۔ اِس عظیم کام کے نتیجے میں اردوزبان میں جو کتابیں وجود میں آئیں اُنہوں نے احادیث مبارکہ کی تعلیم و تفہیم اور خصوصاً ''لغات الحدیث'' کی ضرورت کو کافی حد تک پورا کر دیا۔ ہماری نظر میں اَحادیث مبارکہ پر ہونے والے اِن کاموں کو اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' کے موضوع کی

مناسبت سے کیے جانے والے ثانوی حیثیت کے کاموں یا متعلقات میں شمار کیا جانا چاہیے۔ سطور ذیل میں اُن کاموں کا مختصر تعارف حروف تہجی کی ترتیب سے پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ کتاب: اَربعین نووی

اُردو زبان میں لغات الحدیث پر ثانوی حیثیت کا کام امام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین نوویؒ (متوفی۶۷۶ھ/۱۲۷۷ء) کی منتخب کردہ احادیث کے عربی مجموعے اربعین نووی پر ہوا ہے۔ یہ کتاب پاکستانی جامعات کے نصاب میں شامل ہے۔ طلبہ کی نصابی ضرورت کے پیش نظر اس کتاب کو مختلف افراد نے شائع کیا ہے۔ جس میں احادیث کا عربی متن، اُردو ترجمہ، تشریح اور حل لغات شامل ہیں۔ پہلی مثال، حافظ نذر احمد اور مولانا عزیز زبیدی کی مشترک اُردو تالیف اربعین نووی ہے۔ اِس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء میں شائع ہوا۔(۳۱) دوسری مثال، مولانا قاری محمد عارف اور مولانا حافظ قاری فیوض الرحمٰن کی اُردو کاوش اربعین نووی ہے جو پہلی مرتبہ ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی۔(۳۲) ہماری نظر میں اِس کتاب کو اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل کیا جا سکتا ہے کیوں کہ اس میں الفاظِ حدیث پر لغوی بحث بھی موجود ہے۔

۲۔ کتاب: اِرشاد الطالبین۔ شرح اُردو زاد الطالبین

تین سو اُنتیس احادیث مبارکہ پر مشتمل کتاب ''زاد الطالبین'' مولانا عاشق الٰہی البرنی کی عربی تالیف ہے۔ یہ کتاب فن علم حدیث سے تعلق رکھتی ہے اور دینی مدارس کے درجہ ثانیہ کے نصاب میں شامل ہے جس کا مقصد طلباء کو علم صرف ونحو کی مہارت اورعلم ادب سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ جامعہ اشرفیہ، لاہور کے مدرس مولانا محمد عتیق الرحمٰن صاحب نے اِس کتاب کی ہر حدیث مبارکہ کا ترجمہ، تشریح، تخریج، تحقیق لغوی، صرفی اور ترکیب کو سادہ اور اچھے انداز سے تحریر کیا ہے اور اِس کتاب کا نام ''اِرشاد الطالبین۔شرح اُردو زادالطالبین'' رکھا ہے۔ اِسے مکتبہ اسلامیہ، چارسدہ نے اپریل ۱۹۹۵ء میں دوسری مرتبہ شائع کیا ہے۔(۳۳) اِس کتاب میں دیگر خوبیوں کے علاوہ مشکل الفاظِ حدیث پر لغوی و صرفی تحقیق کی ہے۔ لہٰذا ہماری نظر میں یہ کتاب بھی ''لغات الحدیث'' کے موضوع پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔

۳۔ کتاب: اَنوارِغوثیہ۔ شرح الشمائل النبویہ

یہ کتاب ''شمائل الترمذی'' کا اردو ترجمہ اور شرح ہے جسے مولانا محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے مدون کیا ہے۔ ''شمائل ترمذی'' کے مکمل متن، ترجمہ و شرح پر مشتمل اور مستند عربی شروح کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ کتاب عالمانہ ہی نہیں عارفانہ بھی ہے اور اصلاح و ہدایت کا سامان بھی لیے ہوئے ہے۔ اِس میں مختلف احادیث کی روشنی میں فقہی مسائل اور طبی نکات بھی نکالے گئے ہیں۔ راویو ں کے حالات حواشی میں لکھے گئے ہیں۔ کتاب کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ مشکل عربی لغات کو حل کیا گیا ہے تاکہ عربی اور اردو دان طبقہ مستفید ہو سکے۔ ایک جلد پر مشتمل یہ شرح تاریخی، سوانحی، لغوی، لسانی ہر پہلو سے ممتاز ہے۔ کتاب کا پہلا ایڈیشن عظیم پبلیشنگ ہاؤس، خیبر بازار پشاور نے ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء نے اور دوسرا ایڈیشن ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی نے شائع کیا ہے۔ تاریخ اشاعت درج نہیں ہے۔(۳۴) چونکہ اِس کتاب میں الفاظِ حدیث کی لغوی تحقیق کا پہلو موجود ہے۔ اِس لیے ہماری نظر میں یہ کتاب بھی ''لغات الحدیث'' کے موضوع پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔

۴۔کتاب: بشیر القاری-شرح البخاری

بخاری شریف کی تفہیم و تشریح پر مشتمل یہ کتاب ''بشیر القاری شرح البخاری'' غلام جیلانی میرٹھی کی تالیف ہے۔ ایک جلد پر مشتمل یہ کتاب نامکمل ہے۔ اسے مکتبہ ضیاء السنہ، لاہور نے شائع کیا ہے۔ تاریخ اشاعت درج نہیں ہے۔ کتاب احادیث کے عربی متن اور سلیس اردو ترجمے سے مزین ہے۔ مؤلف نے احادیث کی شرح اِس طرز پر کی ہے: باب اللغہ، باب النحو، باب المعانی، باب البیان، باب البدیع، باب الاحکام، باب التصوف۔ چونکہ اِس کتاب میں الفاظ حدیث کی لغوی تحقیق کا پہلو موجود ہے۔ اِس لیے ہماری نظر میں یہ کتاب بھی ''لغات الحدیث'' کے موضوع پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔(۳۵)

۵۔ کتاب: بندۂ مومن

اِس کتاب کو دور حاضر کے اخلاقی مسائل کو مدنظر رکھ کر احادیث مبارکہ کو مرتب کیا گیا ہے۔ مصنف نے ۹۹ عنوانات کے تحت احادیث منتخب کی ہیں۔ کتاب میں احادیث کا عربی متن اور اُن کا سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ مشکل عربی الفاظ کی لغوی تشریح اور آخر میں حدیث کی تشریح کی

گئی ہے۔ یہ امر حیران کن ہے کہ اِس کتاب کے مصنف یا مرتب کا نام کہیں موجود نہیں ہے۔ ۶۶۹ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ''تاج کمپنی'' نے ۱۹۵۹ء میں شائع کی(۳۶)۔ چونکہ اِس کتاب میں الفاظِ حدیث کے لغوی معنی اور ان کے مطالب کو مثالوں کے ذریعے سمجھایا گیا ہے۔ اِس لیے ہماری نظر میں یہ کتاب ''بندۂ مومن'' بھی لغات الحدیث پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔

۶۔ کتاب: تدبر حدیث-شرح مؤطا امام مالکؒ

حدیث کی مشہور کتاب ''مؤطا امام مالک'' ابوعبداللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر (متوفی۱۷۹ھ/۷۹۵ء) کی تالیف ہے۔ کتاب ''تدبرِ حدیث'' دراصل ''مؤطا امام مالک'' کے منتخب ابواب کی شرح ہے۔ یہ کتاب مولانا امین احسن اصلاحیؒ (متوفی۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء) کے اُن دروس پر مبنی ہے جو اُنہوں نے ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء کی دہائی میں اپنے قائم کردہ ادارے ''اِدارہ تدبر قرآن و حدیث'' میں دیے تھے۔ مولانا کے معاونین (خالد مسعود اور سعید احمد) نے ان دروس کو ٹیپ سے قرطاس کی زینت بنایا ہے۔ یہ کتاب ادارہ تدبر قرآن، لاہور سے ۱۴۰۲ھ /۲۰۰۰ء میں شائع ہوئی ہے۔ مولانا امین احسن اصلاحیؒ کی تالیف ''تدبرِحدیث'' کتاب ''مؤطا امام مالکؒ'' کے درجِ ذیل منتخب ابواب پر مشتمل ہے:۔ کتاب الزکوۃ، کتاب البیوع، کتاب القراض، کتاب المساقاۃ، کتاب کراء الارض، کتاب الشفعہ، کتاب الاقضیہ، کتاب الحدود، کتاب الاشربہ، کتاب العقول، کتاب القسامہ، کتاب الجامع۔(۳۷)

کتاب ''تدبرِحدیث'' میں نے مولانا امین احسن اصلاحیؒ نے احادیث کی وضاحت کرتے ہوئے متعدد الفاظِ حدیث کے معنی اور ان کے مطالب کو مثالوں کے ذریعے سمجھایا ہے۔ لغات الحدیث کے حوالے سے ہونے والے ثانوی کام میں کتاب ''تدبر حدیث'' کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے کیوں کہ اس کتاب میں بھی الفاظِ حدیث پر لغوی اور معنوی بحث کی گئی ہے۔

۷۔ کتاب: ریاض الصالحین (مترجم)

یہ کتاب امام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین نوویؒ (متوفی۶۷۶ھ/۱۲۷۷ء) کی شہرہ آفاق تصنیف ہے۔ کتاب ''ریاض الصالحین'' کا اُردو ترجمہ مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی نے کیا ہے اور اِسے ''دارالاشاعت کراچی'' سے شائع کیا گیا ہے۔(۳۸) کتاب ریاض الصالحین کے مصنف امام نوویؒ نے یہ کتاب عام مسلمانوں کی زندگی سنوارنے کے لیے تصنیف کی ہے۔ اس کتاب میں

روزمرہ زندگی سے متعلق احادیث کو جمع کیا ہے اور پھر عنوانات قائم کیے ہیں۔ پھر اُن عنوانات سے متعلق آیات قرآنی اور احادیثِ صحیحہ کو مع حوالۂ کتب درج کیا ہے۔ لغات الحدیث کے کام کے حوالے سے اِس کتاب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ امام نوویؒ نے اِس کتاب میں حدیث کے مشکل الفاظ کے معنی اور مطالب بھی حسبِ موقع بیان کیے ہیں۔ لہذا کتاب ''ریاض الصالحین'' بھی ''لغات الحدیث'' پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شمولیت کے قابل ہے۔

۸۔ کتاب: فیوض الباری

بخاری شریف کی تفہیم و ترجمانی پر مشتمل یہ کتاب ''فیوض الباری'' علامہ سید محمد احمد رضوی کی تالیف ہے۔ سات جلدوں پر محیط یہ کتاب ابھی تک نامکمل ہے۔ اسے مکتبہ رضوان، لاہور نے شائع کیا ہے۔ مؤلف نے اِس کتاب میں احادیث مبارکہ کا اُردو لفظی ترجمہ، الفاظ حدیث کی حسب ضرورت لغوی تحقیق، مسائل و احکام بیان کیے گئے ہیں۔(۳۹) چونکہ اِس کتاب میں الفاظِ حدیث کی لغوی تحقیق کا پہلو موجود ہے، اِس لیے ہماری نظر میں یہ کتاب بھی لغات الحدیث پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔

۹۔ کتاب: مظاہر حق شرح مشکوٰۃ المصابیح (جدید)

چھ ہزار سے زائد احادیث مبارکہ پر مشتمل کتاب ''مشکوٰۃ المصابیح'' علامہ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی متوفی ۷۴۰ھ یا ۷۴۸ھ کی عربی تالیف ہے جو حدیث کی بنیادی کتاب سمجھی جاتی ہے۔ کتاب ''مظاہر حق شرح مشکوٰۃالمصابیح'' علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی کی اُردو تالیف ہے جو حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کے نواسے اور اُن کے جانشین شاہ محمد اسحاق دہلوی کے خاص شاگرد ہیں۔ دراصل یہ کتاب حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی کے اُردو ترجمۂ مشکوٰۃ المصابیح اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی عربی شرح مشکوٰۃالمصابیح ''لمعات التنقیح'' کا اردو خلاصہ ہے۔ اِس کتاب میں دیگر خوبیوں کے علاوہ مشکل الفاظِ حدیث کی توضیح پھر اُس پر علمی وتحقیقی گفتگو کی گئی ہے۔ لہذا یہ کتاب بھی ''لغات الحدیث'' کے موضوع پر ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔(۴۰)

۱۰۔ کتاب: منہاج البخاری

بخاری شریف کی تفہیم و تشریح پر مشتمل یہ کتاب ''منہاج البخاری'' علامہ معراج الاسلام کی

تالیف ہے۔ دو جلدوں پر محیط یہ کتاب ابھی تک نامکمل ہے۔ اسے منہاج القرآن، لاہور نے شائع کیا ہے۔ کتاب میں احادیث کا عربی متن اور اُن کا سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ مؤلف نے احادیث مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے مشکل الفاظ کی تشریح و توضیح اور محاورہ و لغت کے تناظر میں اِس کی تفہیم کی طرف عنوانات کی شکل میں بطور خاص توجہ دی ہے تاکہ طلباء اور عام قارئین علیٰ وجہ البصیرت الفاظ کے معانی اور اُن کی گہرائی سے آگاہ ہوں اوراُن کا علم رٹہ بازی تک محدود نہ رہے۔ قاری کے اطمینان کے لیے حسب ضرورت بعض مقامات پر احادیث کی مکمل شرح و وضاحت کے لیے پورے پس منظر کو پیش کیا ہے۔(۴۱) چونکہ اِس کتاب میں الفاظِ حدیث کی لغوی تحقیق کا پہلو موجود ہے۔ اِس لیے ہماری نظر میں یہ کتاب بھی ''لغات الحدیث'' کے موضوع پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔

نتائج مطالعہ اور سفارشات

۱۔ لغات الحدیث پر اُردو زبان میں کیا جانے والا منفرد اور جامع ترین کام علامہ وحیدالزمان کی تالیف ''لغات الحدیث'' ہے۔ اِس کتاب کے منتخب ابواب کو قدیم اور جدید تعلیمی مدارس کے نصاب میں شامل کیا جانا چاہئے اور حوالہ جاتی کتب کی فہرست میں شامل کرنے کے ساتھ اِس کے نسخے لائبریری میں موجود ہونے چاہئیں۔

۲۔ لغات الحدیث مرتب کرنا بلاشبہ ایک مشکل کام ہے مگراِس کے باوجود بھی اُردو زبان میں لغات الحدیث پر مزید کام کرنے کی ضرورت موجود ہے۔ لہٰذا اِس مقالے میں مذکور دس عدد کتب اَحادیث کو جو اُردو زبان میں''لغات الحدیث'' کی متعلقات شمار کیا جانا چاہیے۔ اِن تصانیف کے ساتھ غریب الحدیث کے کام کو سامنے رکھ کر جدید لغات الحدیث مرتب کی جانی چاہئیں۔

۳۔ اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' پر جدید کام کرنے کے سلسلے میں جامعات کو ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر لغات الحدیث مرتب کروانے کا کام کرنا چاہئے۔ اِس سلسلے میں بڑے اشاعتی اِدارے بھی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

۴۔ اُردو زبان میں لکھی جانے والی وہ شروح جن میں الفاظ احادیث کی لغوی بحث موجود ہے اُنہیں ''لغات الحدیث'' پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شمار کیا جانا چاہئے کیوں کہ وہ احادیث کو زیادہ بہتر طور پر سمجھنے اور لغوی مشکلات کو حل کرتی ہیں۔

۵۔ غریب الحدیث کے علم پر کی جانے والی تالیفات بھی لغات الحدیث کے زمرے میں ہی شمار

کی جانی چاہئیں کیوں کہ وہ احادیث مبارکہ کو زیادہ بہتر طور پر سمجھنے اور حدیث کی لغوی مشکلات کو حل کرتی ہیں۔

حوالہ جات و حواشی

۱۔ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ، ۱۹۹۸ء، ''مشکوۃ شریف مترجم''، لاہور: مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، دیکھئے: مقدمہ درمصطلحاتِ حدیث

۲۔ عملۂ اِدارت، ۱۹۸۸ء، طباعت دوئم، ''گھریلو انسائیکلو پیڈیا''، لاہور: اُردو سائنس بورڈ، ۲۹۹۔ اپرمال، ص ۷۴۳

۳۔ ایضاً، حوالۂ بالا۔

۴۔ نارنگ،گوپی چند، ستمبر ۱۹۸۵ء، ''لغت نویسی کے مسائل'' نئی دہلی: ماہنامہ کتاب نما، جامعہ نگر، جلد ۲۵، ضمیمہ شمارہ نمبر۹، ص ۲۰

۵۔ مفتی محمد شفیع، مولانا، ۱۹۷۴ء، ''المعجم''، کراچی: دارالاشاعت، ص ۱۷۔

۶۔ اِرشاد الحق تھانوی، مولانا، نومبر۲۰۰۱ء، طباعت دوئم،'' پاک وہند میں علمائے اہل حدیث کی خدمات''، فیصل آباد: اِدارۃ العلوم الاثریہ، ص ۶۶

۷۔ سہیل حسن، ڈاکٹر، ۲۰۰۳ء، ''معجم اصطلاحات حدیث'' اِسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، ص۴۱۔۴۲

۸۔ اِس مقالے میں ہجری اور عیسوی تاریخوں کی مطابقت کو ظاہر کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں سے مدد لی گئی ہے:۔

(الف) لاہوری، ضیاالدین، ۱۹۹۴ء، ''جوہر تقویم'' لاہور: ادارۂ ثقافت اسلامیہ۔

(ب) ہاشمی، عبدالقدوس، ۱۹۸۷ء، ''تقویم تاریخی''، اِسلام آباد: اِدارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

۹۔ وحیدالزمان، علامہ، ۲۰۰۱ء، ''لغات الحدیث (چار جلدیں)''، کراچی: میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب، آرام باغ، دیکھئے: مقدمہ مؤلف

۱۰۔ محمد عبدالحلیم چشتی، مولانا، ۱۹۵۷ء، ''حیات وحید الزماں''، کراچی: ناشر: نور محمد، اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، ص ۱۴۹

۱۱۔ وحیدالزمان، علامہ، ۲۰۰۱ء، ''لغات الحدیث (چار جلدیں)''، کراچی: میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب، آرام باغ، دیکھئے: عرض ناشر، ص ۵

۱۲۔ محمد عبدالحلیم چشتی، مولانا، ۱۹۵۷ء، ''حیات وحید الزماں''، کراچی: ناشر: نور محمد، اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، ص ۱۴۹

۱۳۔ وحیدالزمان، علامہ، حوالۂ مذکورہ، دیکھئے: مقدمہ مؤلف

۱۴۔ ندوی، شاہ معین الدین احمد، ت ن، ''مقالات سلیمان'' اِسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، ج ۲، ص۴-۵

۱۵۔ صبحی صالح، ڈاکٹر، ۱۹۹۷ء، پانچواں ایڈیشن، ''علوم الحدیث'' ترجمہ: غلام احمد حریری، ملک سنز پبلشرز،

فیصل آباد، ص ۱۴۸

۱۶۔ محمد عبدالحلیم چشتی، مولانا، حوالۂ مذکورہ، دیکھئے: علامہ وحیدالزمان کے حالات زندگی، ص ۱۱، ۱۵، ۸۳

۱۷۔ حوالہ بالا، دیکھئے: علامہ وحید الزمان کی تعلیم و تربیت کن علماء نے کی، ص۱۴، ۱۷، ۲۱، ۲۳

۱۸۔ حوالہ بالا، ص ۱۰۱

۱۹۔ تھانوی، اِرشاد الحق، نومبر۲۰۰۱، ''پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کی خدمات'' فیصل آباد: اِدارۃ العلوم الاثریہ، ص ۸۰

۲۰۔ محمد عبدالحلیم چشتی، مولانا، حوالۂ مذکورہ، دیکھئے: علامہ وحیدالزمان کی تصنیفات و تالیفات، باب ہفتم

۲۲۔ وحیدالزمان، علامہ، حوالۂ مذکورہ، دیکھئے: مقدمہ مؤلف

۲۲۔ مولانا محمد عبدالحلیم چشتی، حوالۂ مذکورہ، ص ۱۴۹

۲۳۔ وحیدالزماں، علامہ، حوالۂ مذکورہ، عرض ناشر، ص ۵

۲۴۔ محمد عبدالحلیم چشتی، مولانا، حوالۂ مذکورہ، ص ۱۴۹

۲۵۔ وحیدالزماں، علامہ، حوالۂ مذکورہ، دیکھئے: مقدمہ مؤلف

۲۶۔ محمد عبدالحلیم چشتی، مولانا، حوالۂ مذکورہ، ص۱۴۲

۲۷۔ حوالۂ بالا، ص ۱۰۰

۲۸۔ وحیدالزمان، علامہ، حوالۂ مذکورہ، دیکھئے: مقدمہ مؤلف

۲۹۔ حوالۂ بالا، دیکھئے: مقدمہ مؤلف

۳۰۔ محمد عبدالحلیم چشتی، مولانا، حوالۂ مذکورہ، ص ۱۵۳

۳۱۔ نوویؒ، اِمام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین، ۱۹۵۴ء، دوسرا ایڈیشن، ''اربعین نووی'' ترجمہ: حافظ نذر احمد اور مولانا عزیز زبیدی، لاہور: علمی کتاب خانہ، اردو بازار

۳۲۔ نوویؒ، اِمام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین، جون ۱۹۷۱ء، ''اربعین نووی'' ترجمہ و تشریح، تالیف: مولانا قاری محمد عارف اور مولانا حافظ قاری فیض الرحمٰن، لاہور: پاکستان بک سنٹر

۳۳۔ عتیق الرحمٰن، محمد، اپریل۱۹۹۵ء، طبع ثانی، ''اِرشاد الطالبین۔شرح اُردو زاد الطالبین'' چارسدہ: مکتبہ اسلامیہ

۳۴۔ محمد امیر شاہ قادری گیلانی، مولانا، ''انوارِغوثیہ۔ شرح الشمائل النبویہ''، عظیم پبلیشنگ ہاؤس، خیبر بازار پشاور، ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء اور ضیاالدین پبلیکیشنز، کراچی، ت ن

۳۵۔ میرٹھی، غلام جیلانی، ت ن، ''بشیر القاری شرح البخاری''، لاہور: مکتبہ ضیاء السنہ

۳۶۔ نامعلوم مصنف، ۱۹۵۹ء، ''بندۂ مومن''، لاہور/کراچی: تاج کمپنی لمیٹڈ

۳۷۔ اِصلاحی، مولانا اَمین احسن، ۲۰۰۰ء، ''تدبرِحدیث، شرح مؤطا امام مالکؒ'' (منتخب ابواب)، لاہور: اِدارہ تدبرِ قرآن، دیکھئے: پیش لفظ

۳۸۔ نوویؒ، اِمام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین، ت ن، ''ریاض الصالحین'' ترجمہ: مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی، کراچی: دارالاشاعت

۳۹۔ رضوی، علامہ سید محمداحمد، ۱۹۹۹ء، ''فیوض الباری''، لاہور: مکتبہ رضوان

۴۰۔ دہلوی، علامہ نواب محمد قطب الدین خان، ۱۹۹۴ء، ''مظاہر حق شرح مشکوٰۃ المصابیح'' (جدید) تزئین

و ترتیب: مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری، کراچی: دار الاشاعت
۴۱۔ معراج الاسلام علامہ، ۲۰۰۰ء، ''منہاج البخاری''، لاہور: اِدارہ منہاج القرآن

فہرست اسنادِ محولہ

۱۔ اِرشاد الحق تھانوی، مولانا، نومبر۲۰۰۱ء، طباعت دوئم، ''پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کی خدمات''، فیصل آباد: اِدارۃ العلوم الاثریہ
۲۔ اِصلاحی، مولانا اَمین احسن، ۲۰۰۰ء، ''تدبرِحدیث، شرح مؤطا امام مالکؒ'' (منتخب ابواب)، لاہور: اِدارہ تدبرِ قرآن
۳۔ تھانوی، اِرشاد الحق، نومبر۲۰۰۱، ''پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کی خدمات'' فیصل آباد: اِدارۃ العلوم الاثریہ
۴۔ دہلوی، علامہ نواب محمد قطب الدین خان، ۱۹۹۴ء، ''مظاہر حق شرح مشکٰوۃ المصابیح'' (جدید) تزئین و ترتیب: مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری، کراچی: دار الاشاعت
۵۔ رضوی، علامہ سید محمد احمد، ۱۹۹۹ء، ''فیوض الباری''، لاہور: مکتبہ رضوان
۶۔ سہیل حسن، ڈاکٹر، ۲۰۰۳ء، ''معجم اصطلاحات حدیث'' اِسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی
۷۔ صبحی صالح، ڈاکٹر، ۱۹۹۷ء، پانچواں ایڈیشن، ''علوم الحدیث'' ترجمہ: غلام احمد حریری، ملک سنز پبلشرز، فیصل آباد
۸۔ عبدالحق محدّث دہلوی، شیخ، ۱۹۹۸ء، ''مشکٰوۃ شریف مترجم''، لاہور: مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار
۹۔ عتیق الرحمٰن، محمد، اپریل۱۹۹۵ء، طبع ثانی، ''اِرشاد الطالبین۔شرح اُردو زاد الطالبین'' چارسدہ: مکتبہ اسلامیہ
۱۰۔ عملۂ ادارت، ۱۹۸۸ء، طباعت دوئم، ''گھریلو انسائیکلو پیڈیا''، لاہور: اُردو سائنس بورڈ، ۲۹۹۔اپر مال
۱۱۔ لاہوری، ضیاالدین، ۱۹۹۴ء، ''جوہر تقویم'' لاہور: ادارۂ ثقافت اسلامیہ
۱۲۔ محمد امیر شاہ قادری گیلانی، مولانا، ۱۹۷۶ء، ''انوارِغوثیہ۔شرح الشمائل النبویہ''، پشاور: عظیم پبلیشنگ ہاؤس، خیبر بازار
۱۳۔ محمد امیر شاہ قادری گیلانی، مولانا، ت ن، ''انوارِغوثیہ۔شرح الشمائل النبویہ''، کراچی: ضیا الدین پبلیکیشنز،کراچی
۱۴۔ محمد عبدالحلیم چشتی، مولانا، ۱۹۵۷ء، ''حیات وحید الزماں''، کراچی: ناشر: نور محمد، اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ
۱۵۔ معراج الاسلام علامہ، ۲۰۰۰ء، ''منہاج البخاری''، لاہور: اِدارہ منہاج القرآن
۱۶۔ مفتی محمد شفیع، مولانا، ۱۹۷۴ء، ''المعجم''، کراچی: دارالاشاعت
۱۷۔ میرٹھی، غلام جیلانی، ت ن، ''بشیر القاری شرح البخاری''، لاہور: مکتبہ ضیاء السنہ
۱۸۔ نارنگ،گوپی چند، ستمبر ۱۹۸۵ء، ''لغت نویسی کے مسائل'' نئی دہلی: ماہنامہ کتاب نما، جامعہ نگر، جلد ۲۵، ضمیمہ شمارہ نمبر ۹

۱۹۔ نامعلوم مصنف، ۱۹۵۹ء، ’’بندۂ مومن‘‘، لاہور رکراچی: تاج کمپنی لمیٹڈ

۲۰۔ ندوی، شاہ معین الدین احمد، ت ن، ’’مقالات سلیمان‘‘ اِسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن

۲۱۔ نوویؒ، اِمام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین، ۱۹۵۴ء، دوسرا ایڈیشن، ’’اربعین نووی‘‘ ترجمہ: حافظ نذر احمد اور مولانا عزیز زبیدی، لاہور: علمی کتاب خانہ، اردو بازار

۲۲۔ نوویؒ، اِمام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین، جون ۱۹۷۱ء، ’’اربعین نووی‘‘ ترجمہ و تشریح، تالیف: مولانا قاری محمد عارف اور مولانا حافظ قاری فیوض الرحمٰن، لاہور: پاکستان بک سنٹر

۲۳۔ نوویؒ، اِمام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین، ت ن، ’’ریاض الصالحین‘‘ ترجمہ: مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی، کراچی: دارالاشاعت

۲۴۔ وحید الزمان، علامہ، ۲۰۰۱ء، ’’لغات الحدیث (چار جلدیں)‘‘، کراچی: میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب، آرام باغ

۲۵۔ ہاشمی، عبدالقدوس، ۱۹۸۷ء، ’’تقویم تاریخی‘‘، اِسلام آباد: اِدارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

☆☆☆☆☆